السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص باوجود علم بفرضیت زکوۃ نہ دیوے عند الشرع اس کا کیا حکم ہے اس کے ساتھ کیا برتاؤ چاہیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ فرض ہے اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے جو لوگ اس کی فرضیت سے منکر و جاحد ہوں وہ کافر ہیں اور جو لوگ اس کی فرضیت کے قائل ہوں اور باوجود علم بفرضیت زکوۃ نہ دیں وہ فاسق ہیں اور ان کے ساتھ وہی برتاؤ چاہیے جو فساق کے ساتھ چاہیے ہدایہ میں ہے :

"الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول) أما الوجوب فلقوله تعالى)وآتوا الزكاة (ولقوله عليه الصلاة والسلام)أدوا زكاة أموالكم } وعليه إجماع الأمة، والمراد بالواجب الفرض لأنه لا شبهة فيه "[1]

اور ہدایہ کے حاشیہ میں ہے :"زکوۃ کا منکر کافر ہے اور تارک فاسق ہے" حررہ عبدالوہاب عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1]۔ زکوۃ واجب ہے آزاد عاقل بالغ مسلمان پر جب کہوہ پورے نصاب کا مالک ہو اور اس پر سال گزر جائے اور وجوب اللہ تعالیٰ کے قول آتوا الزکوۃ سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو اور اس پر امت کا اجماع ہے اور واجب کا مطلب فرض ہے کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات : صفحہ 87

محدث فتویٰ